

2016

DEPARTMENT OF URDU & PERSIAN
DR. HARISINGH GOUR VISHYVIDYALAYA, SAGAR (M.P.)
(A Central University)



Head
Urdu & Persian

Office Tele Phone No.
07582-265806

To,

The Register
Dr. H.S.Gour Central University,
Sager (M.P.)

Sub:- Submission of Iqbal Lecture Programm's documents of expenditure's to
NCPUL New Delhi for the year 2016.

Sir,

Iqbal Lecture Programme was held on dated 30.03.2016 with the financial assistance of NCPUL New Delhi, Council granted Rs. 18000/- by Cheque for the same.

Concerning document after organization of Programme are yet to Sumitted to the Council, Now I am retired on dated 30.03.2017 and working in Position of reappointment up to 30.03.2016 so you are requestd to Co-operate and approve the same to Submit and oblige.

Date: 20.06.2017

Yours Sincerely

Prof. Fida-ul-Mustafa
Deptt. of Urdu & Persian

Enclosed: Original record (Documents)

2. NCPUL's Grant Letter

1623
21/6/17

1662
15/10/17
30/6

21/6/17

Checked

01/9/17

Prof. Incharge

Finance Officer

Dr. Harisingh Gour Central University, Sagar

3/7/17

Office Tele Phone No.
07582-265806

(for Iqbal Annual Lecture Series 2016 by National Council for Promotion of Urdu Language (NCPUL) MHR New Delhi)

Name of the Scholar; **Prof. Qazi Obaidur Rahman Hashmi**
Designation & Address: - Prof. Department of Urdu Jamia Millia Islamia,
New Delhi- 25

1. Honorarium of Scholar	- Rs. 5000=00
2. TA	- Rs. 2530=00
3. DA	- Rs. 700=00
2. Miscellaneous	
A- Refreshment	- Rs. 10,137=00

Grant Total = Rs. 18,367=00

Sanctioned amount by NCPUL	Rs. 25000/-
Paid amount by Cheque of NCPUL	Rs. 18000/-
Amount of Expenses:	Rs. 18,367/-
By Deptt. of Urdu & Persian	
Incurable amount	Rs. 367/-

Utilization Certificate by 7/16

Remark:

Enclosure: All receipts & vouchers

Signature
PROF & HEAD
पुणे

Deptl. of Urdu & Persian

Dr. H.S. Gour Central University,

श्री. हरीसिंह गौर के. बी. ए. वि. वि.

SAGAR (D.L.P.) 470603

साधन (म.प्र.) 470003

Signature _____
& Designation _____

اقبال اور تصوف

تصوف ایک مستحکم فکری نظام اور روحانی کسب و کمال کا وسیلہ ہونے کی حیثیت سے اقبال سے قبل سیکڑوں برس کی فارسی و اردو کی شعری و ادبی روایت کا ناگزیر جزو رہا ہے۔ فکر اقبال پر نہ صرف یہ کہ اس روایت کا قومی اثر ہے بلکہ وہ ذاتی طور پر بھی اس کے مخلص ترجمان اور امین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے متصوفانہ خیالات و افکار پر موافقت اور مخالفت میں اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اس موضوع سے متعلق کوئی نئی بات کہنا خاصا مشکل کام ہے۔ تصوف سے اقبال کی گہری دلچسپی ابتدا ہی سے تھی اور یہ سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوا چنانچہ ان کی تمام تر نثری و شعری تحریریں اس مسلک سے ان کے والہانہ شغف کی بہترین مثالیں ہیں۔ ان کی پہلی شعری تصنیف معروف فارسی مثنوی 'اسرار خودی' (1915) میں تصوف سے متعلق ان کے خیالات بہت وضاحت اور تفصیل سے سامنے آئے ہیں۔ ان کے ماسوا ان کے بیشتر فارسی اور اردو کلام میں ان خیالات و افکار کی واضح بازگشت موجود ہے۔ تصوف کی طرف اقبال کا میلان فطری بھی تھا اور آبائی بھی اور یہ داعیہ نہ صرف یہ کہ کبھی ختم نہیں ہوا بلکہ وقت کے ساتھ افزوں تر ہوتا چلا گیا جو ان کے مجملہ شاعرانہ اور فلسفیانہ افکار میں سب سے زیادہ موثر، پر قوت اور حیات بخش تصور کے طور پر ہمیشہ ماہرین اقبالیات اور دانشوروں کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ اقبال جو فی نفسہ ایک درویشانہ اور قلندرانہ مزاج رکھتے تھے، نہ صرف یہ کہ تصوف کے کبھی خلاف نہ تھے بلکہ جادۂ تصوف اور معرفت و طریقت پر کامزن بور یہ نشینوں سے ایسی غیر معمولی عقیدت اور محبت رکھتے تھے جس کی دوسری مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔

مثنوی 'اسرار خودی' میں حافظ شیرازی کے تعلق سے کہے گئے اشعار میں سے کچھ یہاں پیش کیے جا رہے ہیں:

ہوشیار از حافظ صہبا گسار
جامش از زہر اجل سرمایہ دار
نیست غیر از بادہ در بازارِ او
از دو جام آشفته، شد دستارِ او
چوں خراب از بادہ گلگوں شود
مایہ دار حشمتِ قاروں شود